© rasailojaraid.com

نعرے ہم نے اپنے دشمن سے سنے ہیں، تو بتایئے کیسے مفاہمت ہو؟ جب جینے کا حق ہی چھینا جا رہا ہو تو سجدے سے اٹھ کر باطل کی للکار کے سامنے کھڑا ہونا فرض عین ہے۔ جب باطل مذاہب کے پیروکار ہمیں صفحہ ہستی سے نیست و نابود کرنے پر تلے ہوئے ہوں تو پھر مردانہ وار جواب دینا ہوتا ہے۔ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، کسی معبود باطل کی ہرگز نہیں۔ ﴿ان الأرض لِلّٰہ﴾ (سورۃ الأعراف: ۱۲۸)

ہم مسلمان تو اس قاعدے پر دل و جان سے عمل پیرا ہیں: ﴿ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم﴾ (الأنعام: ۱۰۸) ''اور جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں انہیں گالی مت دو، کیونکہ پھر وہ براہِ جہل حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے لگیں۔''

کیا کافر ممالک میں ہمارے رسول محترم (ﷺ) کی شان میں بار بار انتہائی بدتمیزی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا؟! کیا ہماری مساجد کا تقدس پامال نہیں کیا گیا؟! ہمارے قرآن کو Defame (حیثیت عرفی کو زائل) کرنے کی غرض سے یہود و نصاریٰ نے جعلی قرآن پیش کرنے کی جسارت بھی کر ڈالی! (اب ہالینڈ کی ایک فلم میں نبی ﷺ کا مذاق اڑایا گیا ہے) پھر بھی مسلمان ہی قابل تعزیر...... یہ کہاں کا انصاف ہے؟ کیا ہم نے یہود، نصاریٰ، ہندوؤں، سکھوں یا کسی بھی مذہبی شخصیت مذہبی کتاب اور عبادت گاہ کی توہین کی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں!! تو پھر غیر مسلم کو ہمارے ساتھ **''اللہ واسطے کا بیر''** ہی کیوں؟!

جدید دنیا میں نظریہ دین پر نمودار ہونے والا ملک پاکستان 27 رمضان المبارک (لیلۃ القدر) کی مبارک گھڑیوں کا انعام ہے، جو خالق کائنات نے ہمیں عطا کیا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد بیسیوں مسلمان ممالک دنیا کے نقشے پر ابھرے ہیں۔ غاصب اقوام جاتے ہوئے اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے ان اسلامی ممالک میں اپنے دلال (Tout) چھوڑ گئی ہیں۔ زعم باطل میں ان غاصب اقوام نے ''اسلام کی لٹیا ہی ڈبو دی'' لیکن یہ لوگ اسلام کے جوہر سے ناواقف ہیں۔ نور ایمانی اپنے ''اللہ'' کے پروگرام کے مطابق دل مسلم کو گرما رہا ہے۔ دین اسلام کی حفاظت اللہ نے خود اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔ ﴿انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون﴾ (الحجر: ۹) ''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

ظاہری طور پر مسلم اکثریت یہود و نصاریٰ اور ہنود کی اطاعت پر مائل ہے۔ لیکن اہل دانش و دل یہود و نصاریٰ اور ہنود سے متنفر ہیں۔ یہی لوگ تعداد میں کم ہو کر بھی دین اسلام کے دست و بازو بنتے ہیں اور یہی لوگ تاریخ رقم کرتے ہیں۔ غزوات بدر، احد اور خندق کی تفصیلات پڑھ لیجیے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کافرانہ تہذیب

اپریل فول شریعت اسلامیہ کے تناظر میں

الشیخ محمد صالح المنجد
مترجم: ابوسمیر المخملی

زیر نظر مضمون ویب سائٹ WWW.EMANWAY.COM سے شکریہ کے ساتھ لے کر قارئین التراث کے لیے اردو قالب میں استفادہ کے لیے اختصار و تصرف کے ساتھ پیش خدمت ہے، جو کہ مشہور عالم دین الشیخ محمد صالح المنجد (سعودی) کا (کذبة ابریل) کے عنوان سے عربی میں شائع کیا گیا ہے۔

جھوٹ کی حقیقت:

جھوٹ برے اخلاق کی علامت ہے، شریعت نے اس سے بچ کر رہنے کی تاکید کی ہے، فطرت سلیمہ کا بھی اسی پر اتفاق ہے۔ اس کے برعکس سچائی انبیاء کا پیشہ اور تقوی کا نتیجہ ہے۔ اسی پر شریعت کا دارومدار ہے، جھوٹ انسان کو انسانیت سے گرانے کا بنیادی ذریعہ ہے، جھوٹ سے بچنے کی قرآن وسنت میں کافی تاکید ہے، جھوٹ بولنے والے کا دنیا و آخرت دونوں میں انجام برا ہوگا۔

شریعت مطہرہ نے کبھی بھی جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی، اور نہ کسی دن یا تاریخ اور وقت کو جھوٹ بولنے کے لیے مستثنی کیا ہے، آج کل ''اپریل فول'' کے نام سے عوام کے درمیان جو مشہور ہے یہ شرعاً ناجائز بلکہ حرام ہے۔

جھوٹ بولنا حرام ہے:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿انما یفتری الکذب الذین لایؤمنون بآیات الله وأولئک هم الکاذبون ﴾ ''بے شک وہی لوگ جھوٹ باندھتے ہیں جن کا اللہ کی نشانیوں پر ایمان نہیں اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔''

مفسر قرآن علامہ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''پھر اللہ نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو جھوٹ باندھنے والے ہیں اور نہ وہ جھوٹا ہے، کیونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر وہی لوگ جھوٹ باندھتے ہیں جو کہ مخلوقات میں سے سب سے بدترین ہیں اور جن کا اللہ پر ایمان نہیں اور وہ بے دین ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ سب سے سچے اور نیک ہیں۔ علم و عمل، ایمان و یقین میں کامل، اپنی قوم میں صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں: باتوں میں جھوٹ' وعدوں میں مخالفت' امانتوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں خیانت'' امام نووی فرماتے ہیں: ''محققین کے نزدیک یہ منافقین کی علامات ہیں اور جھوٹ بولنے والا منافقین کی طرح ہے''۔ سب سے بدترین جھوٹ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے بارے میں جھوٹ بولنا ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس طرح کا جھوٹ بولنے والا کافر ہے۔

جھوٹ بولنے کا انجام:

۱۔ یہ دلوں میں نفاق پیدا کرتا ہے:

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں'' منافق کی تین نشانیاں ہیں ان میں سے ایک نشانی یہی ہے کہ جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے۔''

۲۔ جھوٹ آدمی کو گناہ اور جہنم کی طرف دھکیلتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مرفوعا روایت ہے: ''بے شک جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف دھکیل دیتا ہے' اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور اسی پر ڈٹا رہتا ہے یہاں تک اللہ کے ہاں اس کو جھوٹا لکھا جاتا ہے۔''

۳۔ جھوٹ بولنے والے کی گواہی ناقابل قبول:

امام ابن القیم فرماتے ہیں: جھوٹے شخص کی گواہی قبول نہ کرنے کی اصل حکمت یہ ہے کہ جھوٹ فساد ہے۔ پس جھوٹے شخص کی گواہی نابینا شخص کے چاند نظر آنے کی گواہی دینے کے برابر ہے۔ کیونکہ جھوٹے شخص کی زبان اس عضو کی طرح ہے جس کا فائدہ ختم ہو چکا ہو۔ بلکہ اس سے بھی برا ہے۔

۴۔ جھوٹے شخص کا دنیا اور آخرت دونوں میں منہ کالا ہوگا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿ویوم تری الذین کذبوا علی اللہ وجوھھم مسودۃ﴾ ''اور اس دن (قیامت کے روز) آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے جو اللہ پر جھوٹ باندھتے تھے ان کے چہرے سیاہ ہوں گے'' امام ابن القیم فرماتے ہیں: ''جھوٹے شخص کی علامت یہ ہے کہ قیامت کے روز اس کا منہ کالا ہوگا، جبکہ دنیا میں بھی جھوٹ کا انسان کے چہرہ بگاڑنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ جسے ہر سچا انسان پہچان لیتا ہے۔

اپریل فول اور اس کا حکم

اپریل فول کب اور کہاں سے شروع ہوا؟ صحیح تاریخ کہیں سے ثابت نہیں' البتہ بعض آراء پائے جاتے ہیں:

© rasailojaraid.com